حضرت فاطمہ زہرا ع

بضعۃ الرسول ص

مولف

آیۃ اللہ شیخ احمد الرحمانی

مترجم

سید علی ابن الحسین الباقری

ناشر

شبعہ ورلڈ فیڈریشن آف لندن

ا

حضرت فاطمہ زہراء

بضعۃ الرسولؐ

مولف

آیت اللہ شیخ احمد الرحمانی

مترجم

سید علی ابن الحسین الباقری

ناشر:- شیعہ ورلڈ فیڈریشن آف لندن

حضرت فاطمۃ الزہراؑ

بضعۃ الرسولؐ

ناشر
شیعہ ورلڈ فیڈریشن آف لندن
:- ہدیہ :-
بیس پاونڈز - تیس ڈالر - تین سو روپیہ -

فاطمۃ الزہراؑ

بضعۃ الرسولؐ

زیر سرپرستی

حضرت علامہ حجۃ الاسلام والمسلمین الحاج ملّا
اصغر مدظلہ العالی! بانی وصدر محترم شیعہ
ورلڈ فیڈریشن - لندن

حضرت فاطمۃ الزہراؑ

بضعۃ الرسولؐ

اس کتاب کی اشاعت کے جملہ مصارف شیعہ ورلڈ فیڈریشن آف لندن نے تامین کیے ہیں!

باہتمام
الشین پبلیشرز
اے سی ۴/۵۶ سی - شالیمار باغ
نئی دہلی ۵۲

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نام کتاب	:	حضرت فاطمہ زہراؑ بضعت الرسولؐ
مولف	:	آیۃ اللہ شیخ احمد رحمانی
ایڈیٹر	:	سید علی مہدی باقری
ناشر	:	شیعہ ورلڈ فیڈریشن آف لندن
سال اشاعت	:	۱۹۹۴ء
کاتب	:	اے۔ کے خان
طابع	:	ایرانین آرٹ پرنٹرز، دھلی
مترجم	:	سید علی ابن الحسین باقری

باہتمام الشین پبلیشرز
اے۔ سی ۴/۵۶۔ سی
شالیمار باغ۔ نئی دہلی ۵۲

مومنین سے درخواست ہے کہ شیعہ ورلڈ فیڈریشن کے حصول ومقاصد اور توفیق کے واسطے دعا فرمائیں!

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ مرجع دینی الحاج آقائے سید
عبدالاعلیٰ الموسوی سبزواری متع اللہ المومنین بطول بقائہ الشریف
نے حضرت علامہ ملا اصغر مدظلہ کو اپنا وکیل مطلق اور نمائندہ خاص
مقرر فرمایا ہے۔

بسمہ سبحانہ

حضرت معظم لہ انشاء اللہ تعالیٰ ہر طرح سے خیر و عافیت سے ہونگے۔
خداوند تعالیٰ آپکو صحت و عافیت اور طول عمر عطا فرمائے۔

آپ شیعہ ورلڈ فیڈریشن کے صدر منتخب کئے گئے ہیں۔ مجھکو
امید ہے کہ آپ کی قیادت میں مومنین بہرور ہوں گے۔ آپ تمام امور
میں مشیت الٰہی اور خوشنودی خالق کو پیش نظر رکھیں گے۔

کوشش کریں کہ اللہ تعالیٰ آپ کا حامی اور مددگار رہے دنیا
اور آخرت میں سعادت مند رہیں۔

جناب مولانا ظفر عباس صاحب اور حاج حیدر صاحب کو ہمارا
سلام پہونچائیں۔ اللہ تعالیٰ جمیع مومنین و مومنات کو کامیابی اور کامرانی
عطا فرمائے۔

ملتمس دعا رہوں

جب اجابت دعا کی گھڑی کا احساس ہوتا ہے حضرت تعالیٰ کو ضرور یاد کرتا
ہوں۔

سید عبدالاعلیٰ الموسوی السبزواری

١٤٢٥
١٤٠٩

انتساب

خوجہ شیعہ اثنا عشری جماعت نیویارک اور اس
کے دو محترم صدر
جناب الحاج مصطفیٰ جعفر صاحب
جناب الحاج عبدالحسین جعفر صاحب
اور محمد ہیر جی۔

صدر خوجہ شیعہ اثنا عشری جماعت آف
ایلن ٹاؤن پینسلوانیا امریکہ کے نام!

حرفِ اوّل

عصر حاضر کے دو عظیم الشان مرجع تقلید حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج آقائی سید محمد رضا گلپایگانی الموسوی اور حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج آقائی سید عبدالاعلیٰ الموسوی السبزواری متع اللہ المومنین بطول بقاءھما نے جناب مستطاب حضرت علامہ الحاج اصغر علی ملا اصغر جعفر مدظلہ کو اپنا وکیل مطلق اور نمائندہ مخصوص قرار دیکر اپنے واسطے فخر و افتخار کا اظہار فرمایا ہے۔

حضرت علامہ اصغر علی ملا اصغر مدظلہ شیعہ ورلڈ فیڈریشن کے بانی و موسس اور صدر برگزیدہ ہیں۔ اور تمام عالم اسلام بالخصوص جہان تشیع انکی عالمگیر شخصیت سے استفادہ حاصل کر رہا ہے ملا صاحب وہ پہلے شخص ہیں کہ جنہوں نے تمام مسلمانوں کو رشتۂ اخوت سے منسلک کرنے میں حکم قرآنی کو مصداق عطا کیا ہے۔ اس زمانہ میں جبکہ اشتماری اور استعماری قوتیں مسلمانوں کے درمیان اختلاف اور انتشار پھیلا رہی ہیں۔ اور نام نہاد مسلمان اپنے آقاؤں کے حکم کی تعمیل میں مسلمانوں کے درمیان آتش اختلاف کے بھڑکانے میں منہمک ہیں۔

جناب ملا صاحب مدظلہ کی کوشش ہے کہ جہاں جہاں مسلمان آباد ہیں وہاں علم و دانش کے مرکز قائم کئے جائیں اور مسلمانوں کو عصر حاضر کے پیچیدہ مسائل سے آگاہ کیا جائے۔ اقتصادی و سیاسی اور فرہنگی دوڑ میں انھیں قہرمانی اور جہانی سابقہ کے لیے آمادہ کیا جائے۔

جناب ملا صاحب اپنی مخلصانہ خدمات کی وجہ سے تمام عالم اسلام میں ہر دلعزیز ہو گئے ہیں۔

ابھی حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ سید ابوالقاسم الخوئی رضوان اللہ تعالیٰ کی رحلت کے بعد تمام عالم کے شیعہ جناب علامہ ملا اصغر علی صاحب کے نظریہ کے منتظر تھے کہ آپ فرمائیں کہ اب کس مجتہد کی طرف رجوع کیا جائے۔ جناب ملا اصغر علی صاحب نے اپنے ذاتی مطالعہ کی روشنی میں جناب آیۃ اللہ سید محمد رضا گلپایگانی مدظلہ اور حضرت آیۃ اللہ سبزواری مدظلہ کے نام پیش کئے۔ اور تمام ہندوستان و پاکستان۔ ایران و عراق اور شیعہ آبادیوں میں عصر حاضر کے ان دو عظیم الشان مجتہدوں کی تقلید کی جانے لگی۔

جناب ملا اصغر مدظلہ نے مرجع فقید حضرت آیۃ اللہ الخوئی رضوان اللہ تعالیٰ کو جس طرح مشورہ دیا تھا کہ سہم مبارک امام علیہ السلام اور دوسری شرعی رقومات کی آمد و خرچ کا حساب و کتاب رکھا جائے۔ اور ہر چیز کا دقیق محاسبہ کیا جائے۔ اسی طرح ہمارے موجودہ مجتہدین نے ملا صاحب کے اس مشورہ کو قبول فرمایا اور اپنے دفترداروں کو حکم دیا کہ سہم امام ؑ اور شرعی رقومات کا صحیح اور دقیق حساب رکھا جائے۔

اس بارے میں جناب ملا صاحب نے شیعہ ورلڈ فیڈریشن کے چند سالہ آڈٹ شدہ حساب اور محاسبہ کو بطور نمونہ پیش کیا اور ہمارے دونوں برگزیدہ مرجع تقلید نے اس روش کو پسند اور اختیار فرمایا۔

حق پرست اور حق گو افراد کے باطل پرست خود بخود دشمن ہو جاتے ہیں۔ جن لوگوں نے دینار کو اپنا دین بنا رکھا تھا اور وہ شرعی رقومات کو اپنے اب وجد کی میراث سمجھ کر نگل جایا کرتے تھے اور جو لوگ افریقہ سے خمس و زکوٰۃ وصول

کرکے سادات کی سرپرستی کرنے کے بہانے سے سہم سادات اور سہم امام ؑ کی بے تحاشہ رقومات لاکر اپنے واسطے قصور تعمیر کرنے کے عادی تھے ان کے واسطے ملا صاحب آنکھ کا تنکا بن گئے۔

اور وہ اپنے چند زر خرید نوکروں کو مامور کرتے ہیں کہ ملا صاحب کے حسابات پر انگلی اٹھائیں اور جس طرح بھی ممکن ہو۔ انھیں بدنام کریں۔ ظاہر ہے یہ روش کوئی نئی روش نہیں ہے بلکہ حضرات آل محمدؐ کے دوستوں کو ۱۴سو سال سے اس طرح متہم کرکے انکا خون بہایا جا رہا ہے۔

انھیں شکایت یہ ہے کہ سہم امام ؑ انکی طرح ملا صاحب بھی کیوں ہضم نہیں کرتے۔ اور ہماری طرح کیوں نہیں کھاتے وہ اس دنیا میں علم و دانش کی بات کیوں کرتے ہیں۔ آج ملا اصغر مدظلہٗ کے دشمن کہتے ہیں کہ بیت المال کو بینک میں نہیں رکھنا چاہیئے۔ بلکہ اسکو خرچ کر دیا جائے اور انھیں کی طرح کینہ پروری میں لگا دیا جائے۔

ان یزیدی لوگوں کو یہ تک نہیں معلوم کہ ملا اصغر صاحب جس طرح آیتہ اللہ ففنبد خوئی طاب ثرہ کے وکیل مطلق تھے اسی طرح عصر حاضر کے دو بڑے مرجعوں کے وکیل مطلق ہیں اس کا مطلب ہی یہ ہے کہ وہ تمام کام جو منیب کرتا ہے انکا نائب بھی وہی کام انجام دے سکتا ہے۔

اگر ایک مجتہد کچھ رقم رکھنے کا حقدار ہے تو اس مجتہد کا وکیل بھی وہی کام کر سکتا ہے۔ جو لوگ حق جو ہوتے ہیں۔ باطل پرست لوگ انھیں ہر طرح آزار اور شکنجہ دیتے ہیں۔

لیکن مکتب حسینی اور علوی اسکول کے تربیت یافتہ تختہ دار پر بھی کلمۂ حق کی تبلیغ کرتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں صمیمانہ دعا کرتے ہیں کہ حضرات محمد و آل محمدؐ کے صدقہ میں ہمارے رہبر و قائد حضرت علامہ اصغر علی ملا اصغر کو زیادہ سے زیادہ توفیق حوصلہ جرأت، استقامت، قدرت، اور توانائی عطا فرمائے
آمین یا الٰہی ثم آمین!

ہم شیعان علی اہل ہند حضرت علامہ اصغر علی ملا اصغر مدظلہٗ کی صحت و عافیت اور طول عمر کے لیے اللہ کی بارگاہ میں دعا کرتے ہیں۔
خدایا بحق فاطمہ زہراؑ حضرت علامہ ملا اصغر مدظلہٗ سے دشمنوں اور شیاطین کے شر کو دور رکھنا۔ آمین!

۳۸۱۱

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین والصلوة والسلام علی خیر خلقه واشرف بریته محمد وعترته الطاهرین

وبعد جناب مستطاب ثقة الاسلام آقای ملا اصغر دامت توفیقات

از قبل اینجانب مجاز و ماذونند در تصدی امور حسبیه [illegible]

و موضوعات و در اخذ وجوه شرعیه و بریه و صرف آنها در ترویج

دین مبین و نشر [illegible] خیریه و حفظ شئون [illegible]

و منظور نظر حضرت ولی عصر ارواحنا فداه است [illegible]

با حوزه های علمیه [illegible]

وجوه [illegible] احتیاط [illegible]

امور [illegible]

[illegible] ۲۳ صفر ۱۴۱۳

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ الحاج آقائے آقا سید محمد رضا گلپایگانی الموسوی متع اللہ المؤمنین بطول بقائہ الشریف۔ حضرت علامہ الحاج آقای اصغر علی المعروف ملا اصغر صاحب قبلہ مدظلہ، کو وکیل مطلق اور نمائندہ خاص قرار دیتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

تمام تعریف کا مستحق ہمارا پروردگار ہے

درود و سلام ہوں حضرت محمد خاتم الانبیاء اور آنحضرت کی آل طاہرین پر جناب حضرت علامہ ملا اصغر صاحب اللہ تعالیٰ آپ کے حق میں اپنی توفیقات میں اضافہ فرمائے۔

میں حضرت عالی کو اپنی طرف سے اپنا وکیل مطلق قرار دیتا ہوں اور وہ تمام امور کہ جو حاکم شرع کے اختیار سے حل و فصل ہوتے ہیں۔ جنابعالی کو ان امور کے حل اور فصل کا اپنی نیابت میں اختیار دیتا ہوں۔ آپکو پورا اختیار ہے کہ شرعی رقومات اور سہم مبارک امام کو وصول کریں۔ اور اپنی صوابدید کے مطابق دین اسلام کی تبلیغ اور نشر اشاعت میں صرف کریں اور اگر کچھ رقم زیادہ ہو اور بچ جائے تو اس کو حوزہ علمیہ کے جاری اور برقرار رکھنے کی خاطر مجھ کو ارسال فرمائیں۔

شرعی رقومات اور سہم امام ادا کرنیوالے مومنین کو ہماری طرف سے جاری کردہ رسید پہونچا دیں راہ خدا اور تقویٰ و احتیاط پر ہمیشہ گامزن رہیں۔ یہی راہ نجات اور سعادت ہے۔ آپ پر سلام اور مومنین پر سلام

مہر اور امضاء۔ حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ سید محمد رضا گلپایگانی مدظلہ،

۲۳ صفر ۱۴۱۳ ھجری۔

بسم الله الرحمن الرحیم

الحمد لله رب العالمین و الصلاة و السلام علی أشرف خلقه محمد و آله الطیبین الطاهرین

و بعد حسب استجازهٔ جناب مستطاب مکرم عالی ثقة الاسلام آقای اصغر علی محمد ملا جعفر

دامت تأییداته. جناب معظم له از طرف اینجانب مأذون و وکیل

هستند در تصرف امور حسبیه منوطه باذن حاکم شرع و أخذ اموال

مجهول المالک و مظالم و دریافت وجوهات شرعیه و سهم مبارک

امام (علیه السلام) و صرف نصف آن را در موارد مقرره شرعیه با

مراعات جمیع جهات لازمهٔ شرعیه و ایصال باقی را به اینجانب تا

در موارد رضای حضرت ولی عصر (عجل الله تعالی فرجه الشریف) صرف گردد.

و البته تقاضا رسید تمام وجوهات توسط جناب معظم له ارسال میشود

و او را توصیه بملازمة التقوی و مراعاة جانب الاحتیاط فی تمام الحالات

و أن لا ینسانی من صالح دعواته کما لا أنساه ان شاء الله و السلام

علیه و علی جمیع اخواننا المؤمنین و رحمة الله و برکاته. عبد الاعلی الموسوی السبزواری

۱۴۲۵
۱۴۰۹

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الحمد للہ رب العالمین والصلاۃ والسلام علی اشرف
خلقہ محمد وآلہ الطیبین والطاهرین (ع)

جناب مستطاب محترم عالیجناب ثقۃ الاسلام آقائے اصغر علی محمد جعفر المعروف
ملا اصغر صاحب دامت تائیداتہ۔

حضرت معظم لہ آپ میری جانب سے صاحب اذن واجازت ہیں۔ میرے
شرعی امور میں وکیل مطلق ہیں اور امور حسبیہ میں آپ صاحب اختیار ہیں اموال
مجہول المالک و ردّ مظالم و وجوہات شرعیہ و سہم مبارک امام علیہ السلام کے اخذ
اور وصول کرنے میں میری جانب سے آپ میرے وکیل ہیں نصف وجوہات
کو اپنی صوابدید کے مطابق خرچ کریں اور ما بقی نصف وجوہات مجھ کو ارسال
فرمائیں تاکہ حضرت امام صاحب الزمان (عج) کی خوشنودی کی راہ میں انھیں
صرف و خرچ کیا جائے۔ تمام وجوہات کی رسیدیں آپکی خدمت میں ارسال کی جائنگی۔
اور آپ وجوہات ادا کرنے والے حضرات کو وہ رسیدیں پہونچادیں۔

تقویٰ الٰہی کی رعایت کی درخواست کرتا ہوں تمام حالات اور امور میں احتیاط
اختیار فرمائیں۔ یہی راہ نجات اور سعادت ہے۔ جناب عالی کی صحت و سلامتی کیلئے
دعا کرتا ہوں اور آپ سے بھی دعا کی درخواست کرتا ہوں۔

مہر و امضاء

حضرت آیۃ اللہ العظمیٰ سید عبد الاعلیٰ سبزواری مدظلہ

۱۴۲۵
۱۴۰۹

بسم الله الرحمن الرحیم

جناب آقای حاج ملا اصغر علی جعفر

اکنون که بحمدالله مجمع جهانی اهل بیت علیهم الصلوة والسلام بعنوان کانون
تلاش علمی و عملی تشیع تشکیل یافته و آغاز به کار کرده است شایسته است برابر مواد اساسنامه
آن جمعی از برجستگان رجال علمی و چهره های موجه عالم تشیع، شورای عالی
ان مجمع را تشکیل بخشیده با عضویت در آن، مسئولیت خطیری را که برای اعضای آن
شورای عالی پیش بینی شده عهده دار گردند.

لذا جنابعالی را که بحمدالله به صفات مزبور موصوف می باشید به عضویت
شورایعالی مجمع جهانی اهل بیت علیهم الصلوة والسلام منصوب می نمایم.

سید علی خامنه ای

شماره: ۲۲۶۶
تاریخ: ۱۳۷۰/۶/۱۹

جناب مستطاب آیۃ اللہ سید علی خامنہ ای
حضرت علامہ الحاج آقائے ملا اصغر علی جعفر مدظلہ کو اپنی طرف سے
مجمع جہانی اہل بیتؑ کا ممبر منصوب فرماتے ہیں۔

اللہ تعالیٰ کا احسان اور بے پایان حمد کہ اس نے مجمع جہانی اہل بیتؑ کی تاسیس میں ہماری مدد فرمائی اور اسکی مدد کے نتیجہ میں ایک ایسا مرکز وجود میں آگیا کہ جو علم و دانش کی پیاسی دنیا کو سیراب کر سکے گا۔

میری خواہش یہ ہے کہ تمام عالم تشیع سے برگزیدہ ہستیوں کو اس مرکز کا ممبر قرار دیا جائے اور انکے علم و دانش کے سرمایہ سے نسلوں کی پرورش کا اہتمام کیا جائے۔

اس مرکز کے تمام ممبران کے فرائض اور ذمہ داریاں سوا ہیں۔ جن کے رتبے ہیں بلند۔ انکو سوا مشکل ہے۔

بحمد للہ

حضرت معظم لہٗ ان صفات عالیہ کے حامل ہیں اس لیے صمیمانہ درخواست کرتا ہوں کہ اس مرکز اسلامی کی ممبری کو قبول فرمائیں۔ میں اپنی طرف سے جنابعالی کو مجمع جہانی اہل بیت علیہم السلام کا ممبر منتخب کرتا ہوں۔

والسلام

سید علی خامنہ ای

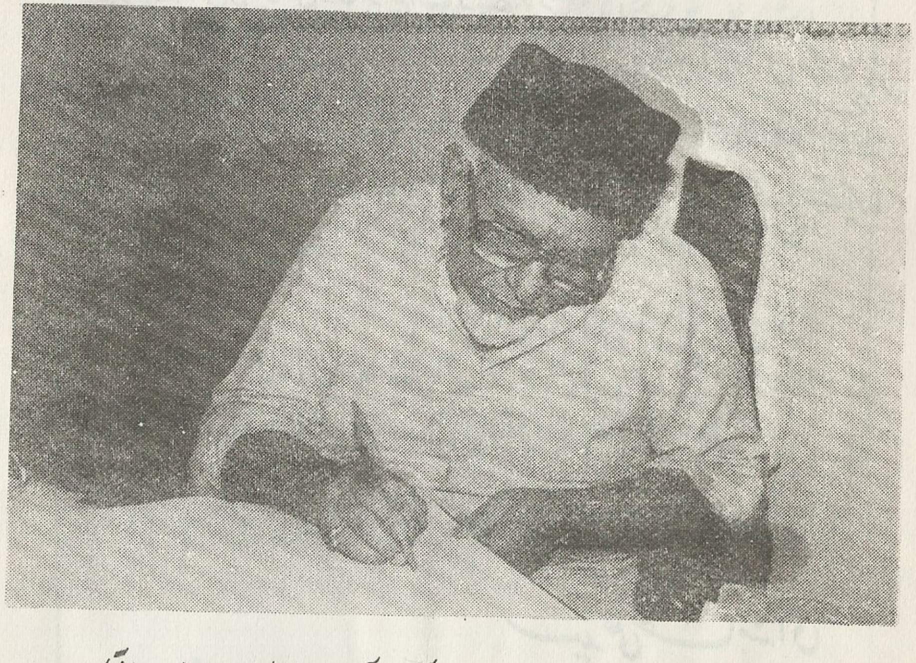

حضرت مستطاب جناب علامہ الحاج آقای آقا اصغر علی ملا اصغر مدظلہٗ
بانی و موسس اور صدر شیعہ ورلڈ فیڈریشن آف لندن

حرف ثانی

الحمدللہ تعالیٰ اس کے لطف و عنایت سے کتاب شریف "حضرت فاطمہ زہراء ؑ بضعت الرسول ؐ" قارئین کے مطالعہ کے لیے پیش کی جا رہی ہے۔

اس کتاب کی تالیف اور ترجمہ میں مولف محترم حضرت آیۃ اللہ شیخ احمد رحمانی مدظلہٗ العالی اور مترجم سید علی ابن الحسین الباقری اور بانی شیعہ ورلڈ فیڈریشن حضرت علامہ الحاج حجۃ الاسلام والمسلمین جناب ملا اصغر صاحب قبلہ مدظلہٗ کا مدعا یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کتاب شریف کو عنوانِ صحیفہ قرار دے۔ اور آستانہ قدسی فاطمی ؑ پر جبہ سائی کا شرف عطا فرمائے۔ آمین۔

قارئین کرام سے درخواست ہے کہ اس کتاب کی اشاعت میں شریک اور سہیم ہوں اور علوم و معارف اسلامی کی نشر و اشاعت میں عملاً حصہ لیں۔

اس کتاب کی اشاعت میں جناب حجت الاسلام مولانا سید کلب عباس صاحب نقوی کی زحمت اور کاوش شریک ہے موصوف کی ذات نے مومنین کو اس طرف متوجہ کیا کہ اپنی پاک کمائی کا کچھ حصہ اس کے حاصل کرنے میں بھی صرف کریں۔ ورنہ آل محمد ؐ کے متوالے کہیں لکشمی دیوی کے پجاری نہ بن جائیں۔

اس کتاب کے مترجم نے کسی بھی جگہ نہ کوئی اسکول بنایا ہے نہ ہی حوزہ اور حوزہ یہ گڑھی ہے اور نہ ہی خمس و زکوٰۃ پر ہاتھ صاف کیا ہے اور نہ ہی یتیم و بیواؤں کی خبر گیری امداد کے بہانہ رقومات کو حاصل کیا ہے اور اس کی وجہ یہ ہے کہ اہل بیت ؑ کا بندہ آزاد رہا ہے۔ اس نے نہ کبھی کسی سے اپنا سودا کیا ہے اور نہ ہی حق سکوت لیکر خاموش رہا ہے۔

اس کی تمنا ہے کہ دارا موی ہو۔ اسکی زبان ہو اور صفات الٰہی کے تنہا وارث خلیفہ رسول خدا ؐ علی مرتضیٰ ؑ کے فضائل ہوں۔

قارئین محترم آپ حضرات سے کیا پوشیدہ، ہم نے آج تک کسی سے بھی کتاب کا ہدیہ وصول نہ کیا ہے۔ اور نہ ہی مطالبہ کیا اور نہ ہی آپ نے اس طرف توجہ فرمائی ہے۔ ہاں البتہ اب اس کتاب میں درخواست کرتا ہوں کہ اس کا ہدیہ صرف شیعہ ورلڈ فیڈریشن کو ارسال فرمائیں۔ کیونکہ اسکی اشاعت میں اسی کا سرمایہ صرف کیا جاتا ہے۔

اور اب اس کتاب شریف کے فوراً بعد دوسری کتاب!

"ولایت علی علیہ السلام، عنوان صحیفہ" دو جلدوں میں شائع کی جا رہی ہے۔

والسلام

سید علی مہدی باقری

ایشین پبلیشرز!

پیش لفظ

حضرت رسول خدا ؐ کی رحلت کے فوراً بعد ابو بکر بقلم خود خلیفہ بن گئے اور حضرت فاطمہ کے باغ فدک اور دوسرے باغات کو غصب کر لیا۔

"حضرت فاطمہ زہرا (ع) مسجد نبی ص میں تشریف لائیں اور انصار و مہاجرین کو مخاطب کیا اور ارشاد فرمایا!

"اے لوگو!

جان لو کہ میں فاطمہ ہوں میرے بابا جان حضرت محمد مصطفیٰ ہیں۔ جو بات میں کہتی ہوں وہی آخر تک کہتی رہوں گی۔[۱] جان لو، میں جو کہتی ہوں وہ حق ہوتا ہے۔ میں اپنے کام میں اپنے رب کی مشیت اور خوشنودی کو ملاحظہ کرتی ہوں۔ بے شک ہمارے پاس خدا کا رسول آیا۔ وہ تمہاری قوم ہی سے ہے۔ تمہاری تکلیف اس کو گوارا نہیں ہے۔ وہ تمہاری نجات اور سعادت دار بن چاہتا ہے۔ وہ

---

[۱] تاریخ الکامل ص ۱۱۳۔ ج ۱۱۔ روضۃ المناظر بن تحفہ کتاب امامت والسیاست ابو محمد عبد اللہ بن مسلم بن قتیبہ مطبوعہ مصر الجزء الاول ص ۱۴۳۔ تاریخ طبری جزء الثالث ۱۹۸۔ تاریخ۔ ابی الفداء جزء اول ص ۱۵۶۔ مروج الذہب ج ۳ ص ۲۴۔ استعاب ج ۱ ذکر عبد اللہ بن ابی قحافہ ابو بکر ص ۳۳۵۔ اردو ترجمہ ازالۃ الخفاء مقصد دوم ابی بکر ص ۲۲۴۔

مومنین پر مہربان اور شفیق ہے۔

اگر تم آنحضرت ص کی ذات کا کسی سے تعارف کرانا چاہو اور اس ذات اقدس کو کسی سے منسوب کرو تو تم خود ہی آنحضرت محمد مصطفیٰ ص کو میرا پدر بزرگوار کہو گے۔

حضرت پیغمبر ص تمہاری عورتوں کے تو باپ نہیں ہیں اور وہ تمہارے بھائی بھی نہیں ہیں وہ میرے ابن عم حضرت علی کے بھائی ہیں۔ اب جس کی ذات سے حضور نبی کریم ص کی نسبت دی جائے۔ اس کی مثال زمین اور آسمان میں کون ہو سکتا ہے؟

حضرت رسول خدا ص نے اللہ کے پیغام کو بہت ہی اچھی طرح سے پہونچایا اور خدا سے لوگوں کو ڈرایا آنحضرت ص مشرکوں کے مسلک سے جدا راہ اختیار کئے ہوئے تھے۔ وہ مشرکین کی بری بری چیزوں پر ضرب کاری لگا رہے تھے اور ان کا ناطقہ بند کئے تھے۔ اور اپنے پروردگار کے راستہ کی طرف۔ حکمت اور وعظ و نصیحت کے ساتھ دعوت دیتے رہے۔ بتوں کو توڑتے رہے اور اہل شرک کے سرداروں کو سرنگوں کرتے رہے۔ یہاں تک کہ گروہ مشرکین کو شکست ہوئی اور وہ پیٹھ دکھا کر بھاگ لئے۔ ایک روز جہالت کی رات ختم ہو گئی اور ہدایت کی صبح نمودار ہوئی اور حق نے اپنی خاص شکل میں جلوہ نمائی کی۔ دین کا بول بالا ہوا اور شیاطین کے ناطقے بند ہو گئے۔ نفاق پرور کینے لوگ ہلاک ہو گئے۔ کفر اور بے دینی کی گرہیں کھل کر رہ گئیں۔ اور تم لوگوں نے چند عالی نسب لوگوں اور اہل بیت رسول (ص) کے درمیان اپنی زبان پر کلمہ ہدایت جاری کیا۔ جبکہ اس وقت تم بالکل دوزخ کے کنارے پر کھڑے تھے۔ اور تمہاری کوئی حیثیت نہیں تھی۔ بے مقدار تھے۔ بالکل جیسے پیاسے کیلئے

ایک گھونٹ پانی۔ طمع کرنے والے کو ایک مُدّ (چلو) عجلت کرنے والے کے لئے ایک چنگاری کافی ہوتی ہے۔ تم لوگ پیر تلے کی خاک سے بھی زیادہ ذلیل اور پست تھے۔ تم لوگ گندہ پانی پیتے تھے اور کچی کھال چباتے تھے۔ ذلیل دھتکارے ہوئے تھے اور کسقدر ڈرپوک تھے اور ہمیشہ اپنے اطراف کے لوگوں سے خوفزدہ رہا کرتے تھے کہ وہ کب تمہیں ہلاک کر دیں۔

ایسے وقت پر اللہ تعالیٰ نے میرے بابا جان حضرت محمد مصطفیٰ (ص) کے وسیلہ سے تم لوگوں کو گندی عادتوں سے چھٹکارہ دیا۔ ان چھوٹی بڑی بلاؤں کے بعد میدان جہاد میں بہادروں کے ساتھ آزمائش کی گئی۔ عرب کے ڈاکوؤں۔ لٹیروں اور اہل کتاب کے سرکشوں سے آنحضرت ص کو جنگ لڑنا پڑی۔

جب کبھی ان لوگوں نے جنگ کی آگ بھڑکائی خدا نے اس آگ کو خاموش کر دیا۔ اور جب کبھی شیطان نے سر اٹھایا اور مشرکوں کے اژدھوں نے منہ کھولا اور ان کی شرارتوں کے دیو نے کچھ بولا تو حضرت پیغمبر اکرم ص نے اپنے بھائی علی بن ابی طالب (ع) کو ہی اس بلا کے منہ میں بھیجا۔

لاریب اس بہادر اور جوانمرد علی کی شان یہ تھی کہ وہ اس وقت تک نہ پلٹتے کہ جب تک اپنے پیروں تلے ان بلاؤں کے سر نہ کچل ڈالے۔ اور فتنوں کی آگ نہ بجھا دی۔ وہ ذات خدا میں کوشش کرتے تھے اور خدا کے امر میں جہاد کرتے مبارزہ کرتے۔ وہ ہر چیز میں رسول خدا سے قریب تھے۔ اور اسی لئے وہ اولیاء الٰہی کے سید و سردار ہیں۔ وہ اللہ کے ان بندوں کے ناصر و مددگار ہیں کہ جو ہدایت کے خواہشمند اور طلبگار ہوں وہ ہمیشہ مفید باتیں کیا کرتے اور راہ خدا میں زیادہ سے زیادہ سعی اور کوشش کرتے ہیں۔

اور تم لوگ ہمیشہ ہی اپنی زندگی کی آرائش کی فکر میں پڑے رہے۔

اور اطمینان و آسایش والی زندگی کی فکر میں ڈوبے ہوئے تھے۔

اور ایسے وقت تمہاری آرزو یہ تھی کہ کسی بھی طرح ہم آلِ محمدؐ پر بلائیں ٹوٹ پڑیں۔ مصیبتیں آجائیں۔ یعنی تم لوگ دشمنوں کی طرح حضرت محمد مصطفیٰؐ کی موت کی خواہش اور ارمان رکھتے تھے۔ اور ہم اہل بیت (ع) کے لئے فتنوں اور مصیبتوں کی تمنا رکھتے تھے۔

تم لوگ ہمیشہ ہی جنگ کے موقعوں پر پسپا ہو جاتے تھے۔ اور میدان جنگ سے بھاگ لیا کرتے تھے۔

اور جب اللہ تعالیٰ نے اپنے پیغمبرؐ کے واسطے انبیاء، سابقین اور اولیاء گزشتہ کے مسکن کو پسند کیا تو تم لوگوں نے اسی وقت نفاق اور دشمنی کو ظاہر کر دیا اور دین کی چادر کو بوسیدہ کر کے اتار ڈالا۔ گمراہوں کی زبان کھلی اور گمنام اور ذلیل لوگ ابھر گئے۔ اور باطل پرستی کا اونٹ بلبلاتے لگا۔ اس اونٹ نے تمہارے گھر کے آنگنوں میں اپنی پونچھ ہلائی۔ شیطان نے اپنے گوشہ سے سر نکالا اور تمہیں اپنی طرف بلانے کی دعوت دی اور اس نے تمہیں اپنی ایک ہی آواز پر لبیک گو پایا۔ اس نے دیکھا کہ تم اس کی قربت کے حصول کے لئے منتظر ہو۔ پھر اس نے تمہیں اپنی اطاعت کے لئے کھڑے ہو جانے کا حکم دیا تو تم اس کے فرمان پر لبیک لبیک کہہ کر کھڑے ہو گئے۔ اب اس نے تمہیں تیز کرنے کے لئے مہمیز کیا اور تم بھڑک کر اس کی مدد کرنے کے لئے لپک لئے۔ اور اب تم نے اپنے اونٹ کے بدلے دوسرے کے اونٹ کو داغ ڈالا اور اپنا گھاٹ چھوڑ کر دوسرے کے گھاٹ پر پانی پلایا۔ جو حق دوسرے کا تھا۔ زبردستی اس کو ہتھیا لیا۔ جبکہ حضرت رسول خداؐ کا زمانہ نزدیک تھا اور ہمارے

واسطہ ان کی جدائی کا زخم ہرا تھا۔ ابھی جراحت مندمل نہیں ہوئی تھی۔ اور رسول خداؐ دفن نہیں کئے گئے تھے۔ اور تم نے شیطانی کاموں کی طرف سبقت اور رغبت کی۔ تم نے سمجھ لیا تھا کہ فتنوں کا خوف پیدا ہو چکا ہے۔ تمہارا یہ گمان ہی غلط تھا۔

آگاہ ہو جاؤ کہ منافقین پھر فتنوں میں جا گرے ہیں اور دوزخ بے شک کافروں کو اپنی لپیٹوں میں گھیر لے گا۔

بڑے تعجب کی بات ہے کہ یہ تم نے ایسا کیوں کیا؟ آخر تمہیں کیا ہو گیا؟ اور تم حق سے منہ موڑ کر کدھر جا رہے ہو؟

دیکھو اللہ کی کتاب تمہارے درمیان میں موجود ہے۔ اس کے امور ظاہر ہیں۔ احکام روشن ہیں اور اس کی نشانیاں واضح ہیں۔ اس کی تنبیہیں آشکار ہیں اور اس کے اوامر کھلے ہیں۔ تم نے ایسی کتاب کو اپنی پس پشت ڈال دیا ہے۔ کیا اس سے نفرت کر کے پیٹھ پھیرتے ہو؟ اور غیر قرآن سے احکام جاری کرتے پر تل گئے ہو۔ ظالموں کے لئے ان کا ظلم بہت بھاری ہوگا۔ اور جو شخص اسلام چھوڑ کر کسی اور طریقہ پر چلے گا تو اس کا کوئی کام قبول نہیں ہوگا۔ اور وہ آخرت میں نقصان اٹھائے گا۔ پھر تم نے اس قدر بھی تامل نہیں کیا کہ فتنہ کی آگ ذرا کم ہو جاتی اور اس پر قابو پا لینا آسان ہوتا۔ بلکہ تم نے خود ہی نفرت کی آگ کو بھڑکایا ہے اور اس کی چنگاریاں تم لوگ تیز کرنے لگے۔ کیونکہ تم شیطان گمراہ کی آواز پر لبیک کہتے ہو۔ اور ابلیس کے حکم پر دین روشن کے نور کو بجھانے اور پیغمبر برگزیدہ کی سنتوں کو محو کرنے پر تیار ہو گئے۔ تم لوگوں نے ظاہر میں اسلام قبول کیا ہے اور باطن میں تم منافق ہو۔

حضرت رسول خدا ؐ کی اولاد اور اہل بیت (ع) کے خلاف تم لوگ۔ گھنے
درختوں اور جھاڑیوں میں چھپ کر چالیں چلنے لگے۔ ہم اہل بیت (ع) تمہارے
افعال پر یوں صبر کرنے لگے کہ جیسے کوئی چھری کی کاٹ اور نیزے کے سینہ
میں پیوست ہونے پر صبر کرتا ہے۔ اور اب تم گمان کرتے لگے ہو کہ مجھ کو
پدر بزرگوار ؐ کے ترکے میں کوئی حق وراثت نہیں ہے۔ کیا تم لوگ زمانہ
جاہلیت کے احکام چلانا چاہتے ہو؟

کیا خدا سے بہتر بھی کوئی حکم کرنے والا ہے۔ ایمان اور یقین سے آراستہ
قوم کے لئے خدا سے بڑھ کر کوئی حاکم نہیں ہے۔ کیا تم نہیں جانتے؟ ہاں بیشک
تم اچھی طرح اس بات کو جانتے ہو۔ اور تمہارے واسطے یہ امر۔ دن کے سورج
کی طرح واضح اور روشن ہے۔ کہ میں حضرت پیغمبر ؐ کی تنہا اکلوتی بیٹی ہوں۔

کیوں مسلمانو! کیا تم اس بات پر راضی ہو کہ میری میراث مجھ سے چھین لی
جائے اور اے ابو قحافہ کے بیٹے کیا یہ اللہ کی کتاب میں ہے کہ تو اپنے باپ
کی میراث پائے اور میں اپنے باپ کی میراث نہ پاؤں۔ تونے یہ بہت ہی بری
بات پیش کی ہے۔

کیا دیدہ و دانستہ تم لوگوں نے اللہ کی کتاب کو چھوڑ دیا ہے۔ اور اس کو
پس پشت ڈال دیا ہے۔ حالانکہ اللہ کی کتاب میں ہے کہ حضرت سلیمان (ع) نے
اپنے والد بزرگوار (ع) حضرت داؤد پیغمبر (ع) کی میراث پائی ہے اور جناب
یحییٰ (ع) کے حصہ میں حضرت زکریا پیغمبر کی یہ دعا مذکور ہے کہ خداوندا مجھ کو
اپنے پاس سے ایسا وارث عطا فرما کہ جو میری میراث پائے اور آل یعقوب
کا ورثہ بھی لے۔ پھر اسی کتاب میں خداوند تعالیٰ فرماتا ہے کہ تمہارا پروردگار
تمہاری اولاد کے حق میں تمہیں وصیت کرتا ہے کہ میراث کی تقسیم میں

ایک مرد کو دو عورتوں کے برابر حصہ دو۔ پھر ارشاد ہے کہ اگر کوئی مرتے وقت
مال چھوڑے تو والدین اور قریبی رشتہ داروں کے لئے نیکی یعنی میراث کی
وصیت کر جائے۔ خدا تو یہ فرماتا ہے اور تم مجھ کو میرے حق سے محروم کر رہے
ہو۔ تم کہتے ہو کہ میں اپنے بابا جان کی وارث نہیں بن سکتی۔ اور میرے بابا جان
سے میری قرابت رحمی بھی نہیں ہے۔ کیا میراث کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے
تمہارے اوپر کوئی خاص آیت نازل کر دی ہے اور اس حکم سے میرے
پدر بزرگوار ؐ کو مستثنیٰ کر دیا ہے۔ یا تم یہ کہتے ہو کہ دو ملتوں اور مذہبوں
کے لوگ آپس میں ایک دوسرے کے وارث نہیں ہوتے تو کیا میں
اور میرے والد بزرگوار ایک ملت اور دین پر نہیں ہیں۔ شاید تم گمان کرتے
ہو کہ اللہ کی کتاب کو میرے بابا جان اور میرے ابن عم سے بھی بڑھ کر جان
گئے ہو۔ اور قرآن مجید کے خاص اور عام احکام کو سمجھتے ہو۔

ٹھیک ہے آج تم میرے باغ فدک کو اس طرح غصب کر لو کہ جس طرح
پستہ قد ناقہ کی ناک میں مہار ڈالا جاتا ہے اور اس کو سواری کے لئے تیار
کیا جاتا ہے۔

اے ابو بکر تو اس کے نتائج سے قیامت کے دن آگاہ ہو جائے گا۔ اور
خدا بہت ہی اچھا حکم کرنے والا ہے اور محمد ؐ ہمارے ضامن اور زعیم ہیں۔

بس اے ابو بکر میری اور تیری وعدہ گاہ اب قیامت ہے اور قیامت
کے روز باطل پرست گھاٹے میں رہیں گے۔ اور اس وقت کی ندامت تم
لوگوں کو کوئی فائدہ نہیں پہونچائے گی۔ ہر امر کے لئے ایک وقت مقرر ہے
اور عنقریب اے لوگو تم اس آدمی کو معلوم کر لوگے کہ جس پر عذاب
نازل ہوگا۔ اور وہ عذاب الٰہی میں گرفتار ہو کر رسوا ہوگا۔ اللہ نے اس کے

واسطہ ابدی عذاب معین کیا ہے۔

اسس کے بعد !

حضرت فاطمہ زہرا (ع) نے انصار سے خطاب کیا اور فرمایا اے جوانمردو اور اے گروہ انصار اے ملت کے دست و بازو اور اے اسلام کی حفاظت کرنے والو! میرے حق میں یہ تمہاری طرف سے سستی کیوں ہے ؟ اور میری فریاد پر یہ تمہاری طرف سے غفلت کیوں ؟ کیا میرے بابا جان اور تمہارے پیغمبر اسلام ص نے یہ نہیں فرمایا "کسی شخص کی حفاظت اسس کی اولاد کی حفاظت کر کے ہی ہوتی ہے۔"

تم لوگوں نے کتنی جلدی دین میں بدعت پیدا کر دی ہے۔ اور قبل از وقت بدعت کے مرتکب ہوئے۔ بے شک تمہیں اسس بات پر قدرت ہے کہ میری نصرت کرو۔ اور جس چیز کا تم سے مطالبہ کرتی ہوں اسس کو انجام دو۔

"رسول خدا ص نے رحلت فرمائی۔ یہ بہت بڑی مصیبت ہے۔ اور اسس مصیبت کا رخنہ وسیع اور شگاف بہت زیادہ ہے۔ اس کا پیوند ادھڑ ہو چکا ہے۔ اتصال میں افتراق پڑ گیا ہے۔ حضرت رسول خدا ص کے انتقال سے زمین تاریک ہو چکی ہے۔ خدا کے برگزیدہ بندے ان کی مصیبت پر محزون و مغموم اور سوگوار و عزادار ہیں چاند سورج بے نور اور ستارے پریشان ہیں۔ ان بزرگوار ص کی ذات سے جو آرزوئیں وابستہ تھیں وہ ختم ہو چکی ہیں۔ اسس مصیبت میں پہاڑوں کے دل بھی پانی پانی ہو رہے ہیں۔ حرمت رسول ص ضائع کر دی گئی اور حریم رسول ص کی عظمت لوگوں کے دلوں سے اٹھ گئی۔ پس یہ مصیبت۔ خدا کی قسم بہت

بڑی بلا ہے اور عظیم مصیبت ہے۔ اسس کے مثل کوئی اور بلا نہیں۔ اور اسس سے زیادہ ہلاک کرنے والی تیز کوئی مصیبت نہیں ہے۔ اور اس بلا کی خبر خوش الحانی کے لہجہ میں گھر گھر پہونچا دی گئی ہے۔

آنحضرت سے پہلے بھی خدا کے رسولوں اور پیغمبروں (ع) پر بھی بلائیں نازل ہوتی رہی ہیں۔ وہ قضاء الٰہی کا اقتضاء تھا۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے:

"محمد ص فقط اللہ کے رسولؐ ہیں ان سے پہلے بھی اللہ کے بہت سے رسول گزرے ہیں۔ اگر محمد ص کی رحلت ہو جائے یا وہ قتل ہو گئے تو کیا تم لوگ اپنے پچھلے پیروں اپنے مذہب سابق یعنی جاہلیت کی طرف پلٹ جاؤ گے۔ اور جو شخص اپنے پچھلے پیروں پلٹے گا وہ خدا کو کسی طرح کا کوئی نقصان نہیں پہونچا سکتا۔ اور خداوند تعالیٰ اپنے شکر گزار بندوں کو جزاء دے گا۔

اے اوس و خزرج کے قبیلے کے لوگو!

اور اے انصار محمد (ص) دیکھو! میرے بابا جان کی میراث کے بارے میں مجھ پر ظلم کیا جا رہا ہے اور تم پر میری نظریں جمی ہیں اور میں تمہاری آواز کو سن سکتی ہوں۔ یہاں میں اور تم لوگ جمع ہیں تم لوگ میرے معاملہ سے آگاہ ہو۔ اور تم لوگ جتھے دار ہو۔ تمہارے پاسس جنگی سامان بھی ہے۔ اور وقت بھی رکھتے ہو۔ تمہارے پاس حملہ کرنے کے لئے ہتھیار بھی موجود ہیں اور تمہارے ہاتھ میں ڈھال بھی ہے اور میری فریاد تم تک پہونچ رہی ہے۔ مگر تم لبیک نہیں کہتے۔ تم فریاد کو سن رہے ہو مگر فریاد رسی نہیں کرتے۔ دشمنوں سے مقابلہ کرنے کی تم طاقت رکھتے ہو۔ اور تم اپنی خیر و خوبی اور صلاح کے لئے مشہور بھی ہو۔ تم وہ منتخب افراد ہو کہ جنہیں اہل بیت رسول (ع) کی نصرت کے لئے چنا گیا ہے۔ تم نے عربوں سے جنگ کی اور تکلیفیں اٹھائیں۔

دوسری قوموں سے جنگ کی اور اپنی بہادری کا سکہ جما لیا۔ تم نے ہمیشہ ہمارے حکم کی اطاعت کی ہے۔

جب اسلام کی چکی ہمارے حکم سے چلنے لگی اور زمانہ کا نفع بڑھنے لگا۔ شرک کی آواز دب گئی دین کا انتظام درست ہو گیا۔ تو اب تم حق کے واضح ہو جانے کے بعد اس سے منہ موڑ کر کہاں جاتے ہو؟ اور اعلان حق کے بعد اس کی آواز کو دبا رہے ہو۔ آگے بڑھنے کے بعد پیچھے ہٹ رہے ہو، اور ایمان لانے کے بعد مشرک ہو رہے ہو۔

خدا ان لوگوں کا برا کرے کہ جنھوں نے اپنے عہد و میثاق کو توڑا اور رسول ص کو نکالنے پر آمادہ ہوئے۔ اور انہوں نے ہماری دشمنی میں دوسروں کو ملانے کی تم سے ابتداء کی ہے۔ تم ان سے ڈرتے ہو، جبکہ خدا زیادہ حقدار ہے کہ تم اس سے ڈرو۔ اے کاش تم مومن ہوتے، اور مومن ہوتے تو خدا سے ڈرتے۔

میں دیکھ رہی ہوں کہ تم آرام طلبی پر مائل ہو گئے ہو۔ اور تم نے علی (ع)، کو چھوڑ دیا ہے۔ علی (ع)، تمہارے واسطے مُشکل کشا، ہیں۔ وہ دین کے حل و عقد میں زیادہ حقدار ہیں۔

تم زندگی کی تنگی سے نکل کر تونگر بن گئے ہو۔ اور دین کی جو باتیں تم نے یاد کی تھیں۔ انھیں تم نے بالکل بھلا دیا ہے۔

جس پانی کو تم نے میٹھا سمجھ کر پیا تھا۔ اس کو تم نے اگل دیا ہے۔ اگر تم لوگ اور اس روئے زمین پر جو لوگ ہیں وہ سب مل کر کافر ہو جائیں تو خدا کو پروا نہیں ہو گی۔

آگاہ ہو جاؤ کہ میں نے جو کچھ کہا ہے وہ تمہاری غداری کی وجہ سے کہا ہے

تم نے میری نصرت کرنے سے انکار کیا۔ مجھ کو معلوم تھا کہ تم میری مدد نہیں کرو گے اور میں نے جو کچھ کہا ہے وہ غم کا اظہار ہے اور دل کی آہ ہے۔

اب یہ ناقہ (حکومت) تمہارے سامنے ہے اس کو لے کر اس پر پالان باندھ لو۔ مگر یاد رکھو کہ اس کی پشت مجروح ہے اور پاؤں زخمی ہیں اس کا عیب ہمیشہ باقی رہے گا اور اس پر غضب خدا کی نشانی اور رسوائی کا دائمی نشان لگا ہے۔ یہ خدا کی آگ سے متصل ہے۔ اور وہ آگ بھڑک رہی ہے۔ اس کے شعلے لپٹیں لے رہے ہیں۔ اور وہ آگ قیامت میں دلوں پر وارد ہو گی۔ تم جو کچھ کرتے ہو یا کرو گے۔ وہ خدا کی نظروں کے سامنے ہے اور عنقریب ظلم کرنے والے جان جائیں گے کہ ان کی بازگشت کتنی بری ہے۔ میں اس پیغمبر کی بیٹی ہوں کہ جو تمہیں درپیش عذاب الیم سے ڈراتے تھے۔

پس تم اپنا کام کرو اور ہم صبر کرتے ہیں تم عذاب الٰہی کا انتظار کرو اور ہم اللہ کے انصاف کا انتظار کرتے ہیں۔

ابو بکر نے کہا اے دختر رسول خدا ص آپ نے جو کچھ فرمایا وہ صحیح اور بجا ہے۔ لیکن حضرت رسول خدا ص نے مجھ سے فرمایا کہ ہم گروہ انبیاءؑ وارث ہوتے بھی نہیں اور وارث چھوڑتے بھی نہیں۔"

حضرت فاطمہ زہرا (ع) نے ارشاد فرمایا!

سبحان اللہ میرے بابا جان نہ تو اللہ کی کتاب سے روگرداں تھے اور نہ اس کے احکام کے مخالف تھے۔ وہ تو اس کے ہر حکم کے تابع اور اس کی آیتوں اور سوروں کے پیرو کار تھے۔ کیا تم لوگوں نے رسول اللہ پر جھوٹ باندھ کر۔ دغا بازی پر اس طرح اجماع کیا ہے۔ آنحضرت ص کی

وفات کے بعد یہ ایسی حرکت ہے کہ جس طرح آں حضرت ؐ کی زندگی میں آنجناب ؐ کو ہلاک کر ڈالنے کے لئے کی گئی تھی۔

یہ کتاب خدا حاکم، عادل۔ فیصلہ کن اور ناطق موجود ہے۔ اس کا حکم ہے کہ حضرت زکریا نے دعا کی کہ مجھ کو والی اور وارث عطا فرما اور وہ میرا بھی ورثہ لے اور آل یعقوب کا بھی وارث بنے۔ اور اللہ کی کتاب کا یہ حکم بھی ہے کہ حضرت سلیمان نے حضرت داود پیغمبر (ع) کا ورثہ پایا۔ پس خداوند تعالیٰ نے مال کی تقسیم اور میراث کی حد مقرر کر دی ہے اور بنی آدم (ع) کی عورتوں اور مردوں کا جو حصہ میراث میں قرار دیا ہے۔ اس میں وہ چیز بیان کر دی ہے کہ جو باطل پرست ٹولے کی غلط دلیلوں کو مسترد کر دے اور آیندہ نسلوں کے گمان اور شبہات کو زائل کر دے بے شک تمہارے نفوس نے تمہارے سامنے ایک برے امر کو اچھا مستحسن اور خوشنما بنا کر پیش کر دیا ہے۔ پس میرے لئے صبر جمیل ہی مناسب ہے اور جو باتیں تم بتا رہے ہو۔ اس پر خدا ہی سے مدد طلب کی جائے گی۔

" ابو بکر نے اعلان کیا! خدا بھی سچا۔ خدا کا رسول ؐ بھی سچا اور رسولِ خدا ؐ کی بیٹی بھی سچی۔ تم معدن حکمت ہو۔ تم رحمت اور ہدایت اور اللہ کی عین حجت ہو اور دین کا رکن ہو۔ تمہاری درست باتوں کو حق سے دور نہیں سمجھتا اور تمہارے کلام کا انکار نہیں ہے لیکن تمہارے مال کو ان سب مسلمانوں کی خاطر غصب کیا ہے کہ جو تمہارے بابا جان کی رسالت اور اللہ کی توحید کا کلمہ پڑھتے ہیں۔ اور اس غصب میں یہ سب لوگ شریک ہیں۔"

حضرت فاطمہ زہرا (ع) نے جواب دیا اے وہ گروہ کہ جو باطل کو اختیار

کر چکا ہے اور افعال قبیحہ کو آنکھیں بند کر کے انجام دے رہا ہے تم لوگ قرآن مجید میں غور و فکر نہیں کرتے۔ تمہارے دلوں پر قفل لگے ہوئے ہیں۔ بے شک تمہارے دلوں پر تمہاری بداعمالی کا زنگ لگ چکا ہے۔ اور اس کی وجہ سے تمہارے کان اور آنکھیں بے کار ہو چکے ہیں۔ جو تاویل تم نے کی ہے وہ بہت بری ہے اور جو اشارہ تم نے کیا ہے وہ لغو اور بے ہودہ اور بڑا شر ہے۔ جس کو تم نے حق کے بدلے میں اختیار کیا ہے۔ خدا کی قسم اس کے بوجھ کو بہت بھاری اور اس کے انجام کو مصیبت ناک پاؤ گے۔ جب تمہارے سامنے سے پردے ہٹا دئے جائیں گے۔ اور گھنے جنگل کی اس طرف موجود چیزیں تمہارے سامنے گر جائیں گی اور تمہارے پروردگار کی طرف سے تمہیں وہ سزا ملے گی۔ جس کا تم گمان بھی نہیں کرتے۔ اس وقت باطل پرست گھاٹا اٹھائیں گے۔ یہ کہہ کر آپ قبر رسول ؐ کی طرف متوجہ ہوئیں اور چند اشعار پڑھے

" بابا جان آپ کے بعد بدعتیں ایجاد کی گئیں
اگر آپ انہیں دیکھتے تو شاید وہ لوگ انھیں ایجاد نہ کرتے
ہم آپ کے فیض سے اس طرح محروم ہو گئے
جس طرح زمین آب باران سے محروم ہو جاتی ہے۔
آپ کی قوم کا شیرازہ بکھر گیا ہے
آپ دیکھیں یہ لوگ کس طرح
راہ حق سے ہٹ گئے ہیں
یا رسول اللہ (ص)

اس کے بعد بی بی صاحب فراش ہو گئیں اور اب بستر سے نہیں

اُٹھ سکتیں۔

مدینہ کی عورتیں خدمت میں عیادت کے لئے آئیں اور دریافت کیا!

"اے بنت رسول خدا ص آپ نے کس طرح صبح کی ہے۔"

حضرت فاطمہ زہرا (ع) نے فرمایا!

"میں نے اس حالت میں صبح کی ہے کہ تمہاری دنیا سے بیزار ہوں اور تمہارے مردوں کی دشمن ہوں میں نے اس طرح سے انھیں مسترد کیا ہے کہ جیسے فاسد خرمہ کو تھوک دیا جاتا ہے۔ اور میں نے اچھی طرح جانچکر ان کے ساتھ دشمنی کی ہے۔ ان کی تلواروں کی باڑھ کند ہو جائے۔ وہ مہملات میں پڑ گئے ہیں۔ انہوں نے حق کا دامن چھوڑ دیا ہے میری بددعا ہے کہ دوسری قومیں ان کے حق میں اسی طرح کی بدسلوکی کریں کہ جس طرح ان لوگوں نے میرے حق کو پائمال کیا ہے۔ ان کی رائے فاسد ہو جائے ان کی آرزوئیں ملیامیٹ ہو جائیں اور خدا ان کا برا کرے۔

ان کے نفسوں نے ان کے لئے ایسے اعمال کا توشہ بھیجا تھا کہ خدا ان پر غضبناک ہو گیا اور وہ اب ہمیشہ عذاب میں رہیں گے ان کی حکومت نے ان کی گردنوں میں اپنا بوجھ ڈالدیا ہے۔ اور انھیں ہر طرح سے تباہ و برباد کر دیا ہے خدا ظالموں کی ناک کاٹے اور انھیں بے دست و پا کر دے اور انھیں اپنی رحمت سے دور رکھے۔ ان پر افسوس ہے کہ انھوں نے خلافت کو ایسے شخص سے دور کر دیا ہے کہ جو رسالت کا مستحکم کرنے والا نبوت و ہدایت کا سنبھالنے والا۔ روح الامین کی منزل اور امور دین و دنیا میں اکمل ہے۔

ان کا یہ عمل خسران اور گھاٹے کا ہے۔ آخر یہ لوگ ابوالحسن سے

کیوں ناراض ہیں؟ ہاں۔ بخدا ابوالحسن کی تلوار نے۔ جو ضلالت اور گمراہی دور کی۔ یہ لوگ اسی سے تو ناراض ہیں۔ ابوالحسن کی موت سے بے پرواہی ان کی سخت جنگ۔ حملوں میں خدا کے قہر کا مظہر بن کر کفار کا قتل کرنا۔ اور خدا کی ذات میں ان کی جرأت و ہمت سے یہ لوگ ناخوش ہیں۔

خدا کی قسم اگر یہ لوگ کھلے ہوئے صحیح راستے سے نہ ہٹ جاہئیں اور واضح دلیل کے قبول کرنے سے کنارہ کشی نہ کرتے تو ابوالحسن انھیں اس طرف واپس لاتے اور اسی راہ پر چلاتے کہ جو خدا کی راہ ہے۔

خدا کی قسم اگر لوگ ابوالحسن (ع) سے اس مہار کو الگ نہ کرتے کہ جو رسول خدا ص نے ان کے حوالے کی تھی۔ تو ابوالحسن کب اس کو چھوڑتے بلکہ اس مہار کے سہارے بڑی نرم رفتاری سے انھیں لے چلتے۔ اس طرح کہ اس مہار کا چوبین حلقہ بھی زخم نہ کرتا۔ اور اس کا راہرو بھی نہ تھکتا۔ اور سواری بھی درماندہ نہ ہوتی۔ اور ابوالحسن (ع) انھیں ایسے گھاٹ پر پہونچاتے کہ جس کا پانی آب باران کی طرح صاف و شفاف ہوتا۔ پانی کی فراوانی ہوتی۔ اور اس گھاٹ کے دونوں کناروں سے پانی اچھل کر بہتا۔ اور وہ پانی کبھی مکدر اور گندہ نہ ہوتا۔ اور پھر سیر و سیراب وہ انھیں واپس لاتے۔ اور ان کی ظاہر و باطن ہر حالت میں خیر خواہی کرتے، تمہاری دولت سے اپنی ذات کو زینت نہ کرتے اور تمہاری دنیا سے کوئی حصہ نہ لیتے۔ اور اپنے مال سے بھی صرف زندہ رہنے بھر لیتے وہ اس دنیا سے منہ پھیرنے والے۔

اس طرح کہ دنیا پرست اور حق پرست کا فرق معلوم ہو جاتا۔

اگر اہل قریہ ایمان لاتے اور تقوئ الٰہی اختیار کرتے تو ہم ان پر آسمان

اور زمین کی برکتوں کے دروازے کھول دیتے۔ لیکن انھوں نے رسول ص کی تکذیب
کی۔ تو ہم نے ان کے بداعمال کی وجہ سے آسمان اور زمین کی برکتوں سے محروم
کردیا اور اب یہ لوگ دردناک عذاب میں گرفتار ہوں گے۔ اور ان میں
سے جن لوگوں نے بھی ظلم کیا تو عنقریب انھیں اپنے مظالم کا بدلہ مل گیا اور
وہ خدا کو عاجز نہیں کرسکتے۔

اب ہنسنے والے ذرا ادھر متوجہ ہوں اور سن لیں کہ جب تک تم زندہ
رہوگے۔ زمانہ تمہیں عجب باتیں دکھاتا رہے گا۔ اے کاش یہ بھی بتا دیتے
کہ تم لوگ ابوالحسن(ع) کو چھوڑکر کس جگہ پناہ حاصل کر رہے ہو؟ اور
کس چیز کا سہارا تم نے اختیار کیا ہے۔ اور تمہارے اعتماد کا ستون کون ہے؟
اور تم نے زنجیر کی کس کڑی کو تھاما ہے۔

رسول خدا ص کی ذریت کو چھوڑکر کس کی بارگاہ میں حاضر ہوئے ہیں
اور کس سے وابستہ ہوئے ہیں۔ اور ظالموں کو برا ہی بدلہ ملتا ہے۔ انھوں
نے بازوں کے پروں کے بدلے پیروں کے پیروں کو پکڑا ہے اور ان کے
گوشت کے بجائے شانہ کی ہڈیوں کو اختیار کیا ہے۔ خدا ایسی قوم کی ناک
رگڑے کہ جو اس طرح کی برائیوں کے بعد بھی سمجھتی ہے کہ وہ بڑے اچھے
کام کر رہی ہے۔

وہ یقیناً مسفد ہیں۔ لیکن وہ جانتے ہیں کہ انھیں فائدہ نہیں ہوگا۔

قرآن کہتا ہے!

"کیا وہ شخص پیروی کئے جانے کے لائق ہے کہ جو حق کی طرف ہدایت
کرتا ہے یا وہ کہ جو خود ہدایت کا محتاج ہے۔ کیا برا فیصلہ ہے جو تم کرتے
ہو؟"

میں اپنی قسم کھاکر کہتی ہوں کہ خلافت کی اونٹنی حاملہ ہوچکی ہے۔ مہلت
دو کہ اس کا بچہ پیدا ہو۔ پھر گندا خون پیالے بھر بھر کر پیوگے۔ اور زہر ہلاہل
اس میں سے حاصل کروگے۔ فتنہ کے لئے اپنے دل کو آمادہ کرلو۔ اور تیغ بران
اور ظالم بیدادگر کے تسلط کی بشارت سن لو۔ اور ایسے فساد کے منتظر رہو
کہ جو ہمیشہ باقی رہے گا۔ اور تم سب کو اپنی لپیٹ میں لے لیگا۔ ظالموں کی
استبداد اور خود رائی کے لئے آمادہ ہو جاؤ وہ ظالم تمہارے مال کی قیمت کم
کردے گا اور تمہاری جماعت کو کاٹ کے ٹکڑے ٹکڑے کرڈالے گا۔

تم پر افسوس ہے۔ اب تم راہ راست پر نہیں آسکتے۔ تمہاری نظروں سے
راہ مستقیم اوجھل ہوچکی ہے۔ اور ہم صراط مستقیم کو زور زبردستی تمہارے گلوں میں
نہیں ڈال سکتے۔ تم خود ہی صراط مستقیم سے فرار کرتے ہو۔"

"سوید بن غفلہ" کہتے ہیں کہ حضرت فاطمہ (ع) کے بیان کو مدینہ کی
خواتین نے اپنے مردوں سے نقل کیا۔ تو انصار اور مہاجرین کی ایک جماعت
حضرت مخدومہ کونین کی خدمت میں آئی اور عرض کیا! اے سیدۂ نساء عالمین(ع)
اگر حکومت برقرار ہونے سے پہلے علی (ع) ہمارے پاس آتے تو ہم ہرگز
مسلمانوں کے امور کو ابوبکر کے حوالے نہ کرتے۔

حضرت فاطمہ زہرا (ع) نے فرمایا! جو راہ تم نے خلافت کے بارے
میں اختیار کی ہے وہ گمراہی کی طرف جاتی ہے۔ اور اب تم کبھی راہ راست
پر نہ آؤگے۔ اور ہمیشہ فتنہ وفساد میں رہوگے۔

ظالموں کے جبر واستبداد سے ہی تمہیں سابقہ پڑتا رہے گا اور
خود رائی کی ضلالت میں پھنسے رہوگے۔"

اب مسلمانوں کو چاہیئے کہ ہوش و حواس کے ساتھ اپنی تاریخ

پر نظر ڈالیں۔ اور یہ بتائیں کہ چودہ سال کے دراز عرصے میں کسی بھی وقت انھوں نے عدل و عدالت کی حکومت میں سانس لیا ہے۔ انھیں ہمیشہ ہی ظلم و جور سے سابقہ پڑا ہے۔

کبھی بادشاہوں نے ان کے سر قلم کئے اور کبھی خلفاء نے ان پر سواری بھائی ہے۔ ایک ظالم گیا۔ اور دوسرا آگیا۔ اور آجتک سبھی مسلمان خلافت کی اونٹنی کا خون آلود دودھ پی رہے ہیں۔

مسلمانوں کی تاریخ قتل و غارت گری اور فساد سے بھری ہے۔

سید علی ابن الحسین الباقری

مقدمہ از مولف

بسم اللہ الرحمن الرحیم :

اے میرے معبود تیری مدح و ستایش ہے۔

یہ تیرا کرم ہے کہ ہمارے نامۂ اعمال کا عنوان تیرے دوستوں اور اولیاء کی محبت ہے۔ اور ان کے دوستوں کی محبت ہمارا سرمایہ ہے۔ ہمارے دل خاتم الانبیاء ص کے قلب کے سرور کی محبت سے مملو ہیں۔ حضرت فاطمہ زہرا (ع) کی محبت سے تو تے ہمارے دلوں کو نورانی بنا دیا ہے۔ ہم اس ذات خدائی کی مدح و ثنا کرنے سے عاجز ہیں اور ہماری بساط ہی کیا ہے۔ اس آستانہ پر تو ملائکہ مقرب جبہہ سائی کرتے ہیں۔ فرشتے بھی اس ذات کی معرفت کے حاصل کرنے میں عاجز ہیں۔ ہمارے واسطہ یہی سب کچھ ہے کہ صاحبان تطہیر سے تمسک اور وابستگی کا دم بھرتے ہیں۔ جس نے بھی حبل متین سے وابستگی کی وہ نجات پا گیا۔ حبل اللہ کی محبت میں بے شک نجات ہے۔ سعادت ہے۔ انبیاء الٰہی بھی اس کے آستانہ کا طواف کرتے ہیں۔ سبحان اللہ رسول اعظم ص کی صاحبزادی کی کیا شان ہے کہ عقول بھی اس کی شان کو بیان کرنے سے عاجز ہیں اور بڑے بڑے سخنور حیران و پریشان ہیں

اور زبان کھولنے سے قاصر ہیں۔

وہ طاہرہ ہیں اور ان کی طہارت کی شان سبحان اللہ وہ محدثہ ہیں۔ ان کی توصیف میں، جو کچھ بھی بیان کیا گیا ہے۔ ان کا حق ادا نہیں کیا گیا۔ ان کی شان بہت بلند ہے۔ حضرت رسول اکرم ص نے انھیں رسالت کا ٹکڑا کہا اور " اُم ابیہا " کا لقب دیا۔ اور ہمیشہ فرمایا کرتے تم پر یہ پدر قربان اے پدر کی جان (ص)۔

اللہ کی طرف سے درود و سلام ہو " ام ابیہا " فاطمہ زہرا(ع) کے بابا جان اور ہمارے سید و آقا محمد مصطفٰے (ص) اور ان کے شوہر نامدار ہمارے مولا شفیع آقا علی مرتضیٰ (ع) پر۔ اور سلام و صلوٰۃ ہو ان کے فرزندوں پر کہ جو مومنین کے سید و سردار آقا اور شفیع روز جزا ہیں۔

اور اللہ کی لعنت ہو ان کے تمام دشمنوں پر کہ جو ابتداء آفرینش سے لے کر روز قیامت تک عالم وجود میں دشمنی کا اظہار کرتے رہے۔

وہ لوگ کہ جو آستانہ قدسی فاطمہ زہرا کے خدام ہیں اور ولائے آل محمد ص سے سرشار ہیں۔ اس کتاب کا مؤلف ان وابستگان کے خاک قدم کو سلام کرتا ہے اور دلی مدعا کو بیان کرتا ہے کہ حضرت فاطمہ کا یہ ادنیٰ خادم ایک عرصہ سے آرزو رکھتا تھا کہ سیدہ عالمیان کی حیات مبارکہ کے بارے میں کتاب لکھوں اور اپنی قبر میں وحشت کے عالم میں سکون واطمینان کا پروانہ لے کر جاؤں۔ میرے فقر فاقہ اور احتیاج میں میرا یہی سرمایہ کام آئے گا۔ اور نساء عالم کے لئے لائحہ عمل اور اسوۂ حسنہ کا عنوان ہو۔

میں نے یہ کتاب زمین و آسمان کے خالق کی خوشنودی کے حصول کی

خاطر تالیف کی ہے۔

اس کتاب میں متعدد فصول ہیں۔ ان فصول میں ان کتابوں کو بھی بیان کیا ہے کہ جو حضرت فاطمہ زہرا(ع) کے بارے میں لکھی گئی ہیں۔

مخدومہ کونین (ع) کے فضائل ہیں۔ ان کے بابا جان ص کے فضائل ہیں۔ ان کے شوہر نامدار امام المتقین مولا علی (ع) کے اوصاف ہیں۔ ان کے فرزندوں کے فضائل کا بیان ہے۔ اور اسی کتاب میں حضرت زہراء اطہر(ع) کی احادیث ہیں اور وہ خطبہ، حق بھی ہے کہ جس نے ظلم و جور کی بنیاد میں زلزلہ ایجاد کر دیا تھا۔ اور مسلمانوں نے اپنے رسول اکرم ص کی صاحبزادی کے حق میں جو سلوک روا رکھا اس کا بھی بیان ہے۔ اور دنیا کے عشق میں مبتلا مسلمانوں نے رسول زادی (ع) کے حق میں جو کچھ کیا اس کا بیان ہے۔ اللہ تعالیٰ سے التجا ہے کہ میری کوشش کو قبول فرمائے اور اہل مطالعہ حضرات سے انصاف کی درخواست ہے۔ عفو و بخشش کی خواہش اور انحراف یا خطاء کے بارے میں آگاہ کرنے کی استدعا ہے۔

احمد رحمانی ہمدانی

باسمہ سبحانہ

یا فاطمہ زہراء

اور اے فاطمہ کے فرزند ارجمند (ع)

الغوث الغوث الغوث

سلام اس خاتون جنت بی بی مخدومۂ کونین بضعۃ الرسول (ص)
حضرت فاطمہ زہرا (ع) پر کہ جو انبیاء الٰہی اور خاصان خدا (ع)
کے سلام کا استحقاق رکھتی ہے۔

سلام اس مخدومۂ عالمیان پر کہ جس کے پدر بزرگوار ص کی امت
نے اس کا پہلو شکستہ کر دیا اور اس کے بطن طاہر میں محسن انسانیت
کو شہید کر دیا۔ اور اللہ کی لعنت ہو ان ستمگاروں پر کہ جنھوں نے
اس بی بی (ع) کے حقوق غصب کئے اور انھیں محروم قرار دیا اور ان
ستمگاروں کی حمایت کرنے والوں پر بھی اللہ کی لعنت ہو۔

آپ کا بندہ

سید علی ابن الحسین باقری

سہ شنبہ ۷، اپریل ۹۴ء

اللہ کی لعنت ہو۔ ان ستمگاروں پر کہ جنھوں
نے حضرت فاطمہ زہرا (ع) کو غضب ناک
اور رنجیدہ اور آزردہ
کیا ھے

بسم اللّٰہ الرحمٰن الرحیم

حضرت امام جعفر صادق (ع) نے ارشاد فرمایا :

” فاطمہ زہرا (ع) الصدیقۃ الکبریٰ ہیں ۔

آنحضرت (ع) کی معرفت ہی پر زمین و آسمان کی گردش ہے ۔ [۱]

وحبّها من الصّفات العاليه

عليه دارت القرون الخاليه

بابی فاطم وقد فطمت — باِسمِها حشرها ولظاها

هي والله كوثر قد اعدّت — لبنيها وكل من والاها

هي عند الاله اعظم خلق — وبها دار في القرون رحاها

بضعة المصطفیٰ عقيلة وحی — كائيها الهها اوحاها

هل يكن في الوجود منها شبيه — قل أبوها وبعلها وابناها “

---

[۱] البحار ج ۴۳ ص ۱۰۵ ۔

حدیث قدسی

قال اللہ تعالیٰ !

یا احمد ! لولاك لما خلقت الافلاك، ولولا علیٌ
لما خلقتك ولولا فاطمة لما خلقتكما ۔ [1]

اللہ تعالیٰ فرماتا ہے !

اے ! اگر تمہیں خلق نہ کرتا تو افلاک کو خلق نہ کرتا اور اگر علی (ع) کو خلق نہ کرتا تو تمہیں خلق نہ کرتا اور اگر فاطمہ کو خلق نہ کرتا تو پھر تم دونوں کو بھی خلق نہ کرتا ۔

حضرت رسول خدا ص نے ارشاد فرمایا !

" ولو كان الحسن شخصًا لكان فاطمه بل هي اعظم، ان فاطمه ابنتي خير اهل الارض عنصرًا وشرفًا وكرمًا ۔" [2]

حضرت رسول خدا ص نے فرمایا :

اگر حُسن کا جلوہ ہو تو فاطمہ (ع) کی صورت میں ہوگا۔ بلکہ فاطمہ کا مرتبہ بلند و برتر ہے۔

میری بیٹی فاطمہ بیشک اپنی سرشت اور شرف اور کرم میں روئے زمین پر سب سے افضل ہیں۔

حضرت علی (ع) فرماتے ہیں ! میں ایک روز گھر پہونچا تو دیکھا کہ حضرت رسول اللہ ص تشریف فرما ہیں، حسن آنحضرت ص کی دائیں جانب

---

[1] کشف اللآلئ صالح بن عبدالوہاب العرندس

[2] فرائد السمطین ج ۲ ص ۶۸ ۔

اور حسین بائیں طرف بیٹھے ہیں اور بی بی فاطمہ زہرا (ع) آنحضرت ص کے سامنے ہیں اور حضرت رسول خدا ص فرما رہے تھے۔ اے حسن و حسین (ع) تم دونوں ترازو کے دو پر ہو۔ اور فاطمہ اس ترازو کا معیار (لسان) ہیں ترازو اپنے دو پروں کے وسیلہ سے کسی چیز کا وزن کرتی ہے۔ اور ترازو کی لسان کا دار و مدار بھی انھیں دو پروں پر برقرار ہے۔ تم دونوں بھائی امام ہو اور تمہاری والدہ گرامی "شفاعت" ہیں۔ [1]

حضرت فاطمہ زھرا (ع)

اے ابوالحسن (ع) تم جانتے ہو کہ جب اللہ تعالیٰ نے میرا نور خلق کیا تو اس نے اللہ تعالیٰ کی تسبیح پڑھی۔ پھر اللہ نے اس نور کو جنت کے نورانی درخت میں قرار دیا۔ تو ہر جگہ اسی نور کی روشنی تھی۔ جب میرے بابا جان جنت میں داخل ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے آنحضرت ص پر وحی نازل فرمائی کہ آپ اس درخت نور کا پھل لے لیں۔ اور اس پھل کو تناول کریں۔ اس پھل کا نصف حصہ آنحضرت ص نے تناول فرمایا اور باقی میری والدہ ماجدہ حضرت خدیجہ نے نوش کیا اور میری ولادت ہوئی۔ پس میری خلقت اس طرح نور الٰہی سے ہے۔ اے علی تم جانتے ہو کہ جو کچھ تھا اور جو کچھ ہے اور جو کچھ عالم وجود میں آئے گا۔ مومن اللہ کے نور سے اس کو دیکھ لیتا ہے۔ [2]

حضرت امام حسن (ع) فرماتے ہیں۔

---

[1] کشف الغمہ ج ۱ ص ۵۰۶ ۔

[2] عوالم العلوم والمعارف ج ۶ ۔ ص ۷ ۔

"میں نے اپنی والدہ گرامی حضرت فاطمہ زہرا (ع) کو ایک شب جمعہ محراب عبادت میں دیکھا کہ سفیدی سحر کے نمودار ہونے کے وقت تک وہ مخدومہ رکوع اور سجود بجالاتی رہیں۔ میں نے سنا کہ مادر گرامی مومنین اور مومنات کے حق میں دعائیں کرتی ہیں۔ اور زیادہ سے زیادہ دعا، کرتی ہیں اور آنحضرت (ص) نے اپنے حق میں کچھ بھی طلب نہیں کیا۔

میں نے عرض کیا اے مادر گرامی آپ اپنے حق میں کچھ نہیں فرماتیں۔ اور آپ غیروں کے حق میں دعائیں کرتی ہیں۔ مادر گرامی (ع) نے فرمایا: نور نظر پہلے ہمسایہ اور پھر اپنا گھر۔

" یا بُنیّ الجار ثم الدار " [1]

حضرت امام حسین (ع) نے فرمایا:

حضرت رسول خدا ص نے ارشاد فرمایا:

" فاطمة بهجة قلبي - وابناها ثمرة فوادي وبعلها نور بصري والائمة من ولدها امناء ربيّ وحبله الممدود بينه وبين خلقه من اعتصم به نجا ومن تخلف عنه هوى" [2]

حضرت اکرم ص نے فرمایا کہ فاطمہ میرے دل کا سرور ہیں ان کے فرزند میرے دل کا ثمر ہیں اور ان کا شوہر میری آنکھوں کا نور ہے۔ اور ان کے فرزند جو ائمہ ہیں وہ خدا کے امین ہیں اور پروردگار کی دراز رسّی ہیں اور وہ اللہ اور اس کی مخلوق کے درمیان واسطہ اور وسیلہ ہیں۔ جس

۱۔ بحار ج ۴۳ ص ۸۱ ۔

۲۔ فرائدالسمطین ج ۲ ص ۶۶ ۔

نے اس ریسمان الٰہی سے تمسک کیا۔ اس نے نجات پائی۔ اور جس نے اس حبل الٰہی سے انحراف اور سرپیچی کی وہ ہلاک ہوا۔

حضرت امام علی بن الحسین (ع) نے فرمایا:

حضرت فاطمہ زہرا (ع) کی ولادت فطرت اسلام پر ہوئی۔ [1]

حضرت امام محمد باقر (ع) نے فرمایا:

حضرت فاطمہ زہرا بنت محمد ص کا نام طاہرہ رکھا گیا۔ وہ ہر چیز سے پاک تھیں۔ وہ ہمیشہ پاک و پاکیزہ رہیں۔ [2]

حضرت امام جعفر صادق (ع) نے فرمایا:

اللہ تعالیٰ نے حضرت فاطمہ (ع) کی حیات مبارکہ کے زمانہ میں حضرت علی (ع) پر دوسری عورتیں حرام کردی تھیں۔ [3]

حضرت امام موسیٰ بن جعفر (ع) نے فرمایا:

جس گھر میں محمد و علی و فاطمہ و حسن اور حسین (ع) کا اسم گرامی ہوگا۔ اس میں فقر کا داخلہ ممنوع ہوگا۔ [4]

حضرت امام رضا علیہ السلام نے فرمایا:

حضرت رسول خدا ص نے فرمایا کہ جب میں معراج کے سفر پر جارہا تھا۔ حضرت جبرئیل نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھ کو جنت میں لے گئے۔

۱۔ کافی روضات نمبر ۵۳۶ ۔

۲۔ بحار ج ۴۳ ص ۱۹ ۔

۳۔ المناقب ابن شہرآشوب ج ۳ ص ۳۳۳ ۔

۴۔ سفینہ بحار ج ۱ ص ۶۶۲ ۔

میں نے جنت کے خرموں سے کچھ تناول کئے اور میں نے نور الٰہی کو اپنے صلب میں محسوس کیا۔ اور وہ نور الٰہی خدیجہ (ع) کے بطن مبارک میں منتقل ہوا۔

فاطمہ انسیہ حورا ہیں اور جب مجھ کو جنت کی خوشبو کا شوق ہوتا ہے تو اپنی پارہ جگر فاطمہ (ع) کی خوشبو سے معطر ہوتا ہوں۔ [۱]

حضرت امام تقی جواد (ع) فرماتے ہیں۔

موسیٰ بن قاسم کہتے ہیں! میں نے حضرت ابو جعفر ثانی امام محمد تقی (ع) سے عرض کیا: آقا میری خواہش ہے کہ حضرت امام رضا (ع) اور آپ کی نیابت میں بیت اللہ الحرام کا طواف کروں۔

حضرت امام تقی جواد (ع) نے فرمایا:

اوصیاء الٰہی (ع) کی نیابت میں طواف نہیں کیا جا سکتا، ہاں تم خانہ کعبہ کا جتنی مرتبہ چاہو طواف کرو۔ یہ تمہارے واسطے جائز ہے۔ پھر تین سال کے بعد میں نے حضرت جواد الائمہ (ع) سے عرض کیا! میں نے حالت طواف میں آپ سے اجازت طلب کی تھی کہ آپ کی نیابت میں اور آپ کے والد ماجد (ع) کی نیابت میں بیت اللہ کا طواف کرنا چاہتا ہوں۔ پھر میں نے امام رضا اور آپ کی نیابت میں خانہ کعبہ کے زیادہ سے زیادہ طواف کئے۔ پھر میں نے چاہا کہ حضرت رسول خدا ص کی نیابت میں بھی طواف کروں۔ تو حضرت جواد (ع) نے تین مرتبہ " صلی اللہ علی رسول اللہ " فرمایا۔ پھر میں نے حضرت امیر المومنین (ع) کی نیابت

---

[۱] عوالم المعلوم والمعارف ج ۶ ص ۱۰۔

میں طواف کیا اور تیسرے روز حضرت امام حسن (ع) کی نیابت میں طواف کیا اور چوتھے روز حضرت امام حسین کی نیابت میں پانچویں روز حضرت امام زین العابدین (ع) کی نیابت میں چھٹے روز امام محمد باقر (ع) کی نیابت میں ساتویں روز امام جعفر صادق (ع) کی نیابت میں اور آٹھویں روز امام موسیٰ کاظم (ع) اور نویں روز امام علی رضا (ع) اور دسویں روز آپ کی نیابت میں طواف کئے۔ اے میرے سید و سردار یہی میرا دین ہے اور میں نے اللہ تعالیٰ سے التجا کی ہے کہ مجھ کو میرے اولیاء کے دین کا پابند رکھنا [۱] امام (ع) نے فرمایا: اللہ تعالیٰ نے تجھ کو وہ دین عنایت فرمایا ہے کہ جو اس کی بارگاہ میں مقبول ہے اور وہ اس دین کے علاوہ کسی بھی دین کو قبول نہیں کرے گا۔

پھر میں نے عرض کیا: میں اکثر آپ کی والدہ حضرت فاطمہ زہرا (ع) کی نیابت میں طواف کرتا ہوں۔ اور کبھی نہیں بھی کرتا۔ حضرت جواد الائمہ (ع) نے فرمایا اس طواف کو زیادہ سے زیادہ کرو۔ اور جو تم بجا لاتے ہو۔ یہ ان میں سب سے افضل ہے انشاء اللہ۔ [۲]

حضرت امام علی نقی (ع) سے بیان ہوا:

" حضرت رسول خدا ص نے ارشاد فرمایا:

" بے شک میری بیٹی " فاطمہ " کو اللہ تعالیٰ نے معصومہ قرار دیا

---

[۱] اے معبود اور خالق حضرت فاطمہ زہرا (ع) مترجم گناہگار کو بھی انہیں اولیاء حق کے دین کا پابند رکھنا۔

[۲] البحار ج ۵۰ ص ۱۰۱۔

ہے اور اس کے محبوں کو بھی دوزخ کی آگ سے اللہ جل جلالہ نے بچایا ہے۔ ۵۱

حضرت اما حسن عسکری (ع) نے فرمایا:

ابو ہاشم عسکری کہتے ہیں کہ میں نے حضرت امام حسن عسکری (ع) سے دریافت کیا۔ حضرت "فاطمہ" کو زہرا (ع) کیوں کہتے ہیں؟ فرمایا حضرت امیرالمومنین (ع) کے واسطہ دن میں اُن مخدومہ کا چہرہ انور آفتاب کی طرح درخشاں رہتا تھا اور شام کے ہنگام قمر منیر کی طرح چمکتا تھا اور رات میں مانند ستارہ تابندہ نظر آتا تھا۔ ۵۲

حضرت امام عصر مولانا المہدی ارواحنالہ الفداء (ع) فرماتے ہیں:

"تمہاری ہم سے محبت میں تمہاری ہی خیر و خوبی ہے۔ یہ تمہارے واسطہ رحمت الٰہی ہے اور شفقت خدا ہے اس ظالم ستمگار گمراہ بدمزاج بداخلاق اور دشمن خدا نے اس چیز کو غصب کیا کہ جو اس کے حق میں مفید نہیں تھی۔ وہ اللہ کے خلاف ہوگیا۔ اور اللہ تعالیٰ نے جس ذات کا اس کو مطیع فرمان قرار دیا تھا۔ اس ستمگار نے اسی ہستی کے خلاف نزاع کیا۔ اللہ تعالیٰ نے جس ہستی کی اطاعت اس پر فرض کی تھی وہ ظالم اسی کے خلاف ہوگیا۔

اور حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی صاحبزادی کی ذات اقدس میں میرے واسطہ اسوہ حسنہ ہے۔ اور وہ جاہل بہت جلد اپنے ظلم وستم کا بدلہ دیکھ لے گا اور ہلاک ہوگا۔ اور اس کا فرجفاکار

---

۵۱ عوالم العلوم و المعارف ج ۶ ص ۳۰۔

۵۲ عوالم العلوم ج ۶ ص ۳۳۔

کو بہت جلد معلوم ہو جائیگا کہ آخرت کا گھر کس کے واسطہ ہے: ۱؎

مشکاۃ نور اللہ جلّ جلالہٗ
زیتونۃ عم الوریٰ برکاتہا
ہی قطب دائرۃ الوجود و نقطۃ
لما تنزلت اکثرت کثراتہا

ہیَ احمد الثانی و احمد عصرہا
ہیَ عنصر التوحید فی عرصاتہا

۱؎ مترجم کے دل کی پکار ہے کہ آل محمد ص کے حقوق کے غاصبوں کو جب سزا دی جائے تو اس کو دیکھنے کا شرف عطا ہو۔ اے کاش فاطمہ زہرا (ع) کو شہید کرنے والے جفاکار پر جو تا بیزار کرنے کا اس کو موقع مل جائے۔

آمین

فہرست مطالب

حرف اول

حرف ثانی

پیش لفظ

مقدمہ مولف

حدیث قدسی

فصل (۱) صفحہ ۵۸ پر — حضرت فاطمہ زہراؑ کی ذات والاصفات کے بارے میں محققین کے اقوال۔

فصل (۲) ۶۴ — قرآن مجید میں پنجتن پاک اور ان کے فضائل۔

فصل (۳) ۹۱ — احادیث میں حضرت فاطمہ زہراؑ اور آئمۂ اہل بیت کے فضائل۔

فصل (۴) ۱۴۰ — حضرت فاطمہ زہراؑ کے فضائل اور مناقب کے بارے میں۔

فصل (۵) ۱۵۷ — حضرت فاطمہ زہراؑ کے مناقب اہل سنت کی مسانید میں۔

فصل (۶) ۱۶۷ — حضرت فاطمہ زہراؑ کے مناقب شیعہ طریقے سے

فصل (۷) ۱۷۹ — حضرت فاطمہ زہراؑ تمام خلائق و ملائک انبیاء اور مرسلین سے افضل ہیں۔

فصل (۸) ۱۹۵ — حضرت فاطمہ زہراؑ سیدہ نساء العالمین ہیں۔

فصل (۹) ۲۰۳ — اللہ کی بارگاہ میں حضرت فاطمہ زہراؑ کی شان اور منزلت۔

فصل (۱۰) ۲۱۷ — حضرت پیغمبر اسلام کے نزدیک فاطمہ زہراؑ کی کیا شان اور عظمت ہے۔

فصل (۱۱) ۲۲۸ — حضرت فاطمہ زہراؑ کی عظمت اور منزلت حضرت علیؑ کے نزدیک اور انکا بلند مرتبہ۔

فصل (۱۲) ۲۴۳ — حضرت فاطمہ زہراؑ کی والدہ ماجدہ حضرت خدیجہ کی فضیلت۔

فصل (۱۳) ۲۵۱ — حضرت فاطمہ زہراؑ کا اسم گرامی انکی والدہ ماجدہ نے انکی ولادت سے قبل ہی رکھدیا تھا۔

فصل (۱۴) ۲۵۶ — حضرت فاطمہ زہراؑ کی ولادت مبارک ہو، رسول خداؐ کو اور امام عصرؑ کو۔

فصل (۱۵) ۲۶۵ — حضرت فاطمہ زہراؑ کے اسماء مبارکہ۔

فصل (۱۶) ۳۳۶ — حضرت فاطمہ زہراؑ کی کنیت۔

فصل (۱۷) ۳۴۱ — حضرت فاطمہ زہراؑ کے القاب۔

فصل (۱۸) ۳۴۵ — حضرت فاطمہ زہراؑ اور انکا اخلاق کریمانہ یا مکارم اخلاق۔

فصل (۱۹) ۴۰۲ — حضرت فاطمہ زہراؑ کی احادیث کلام خطاب اور خطبہ

فصل (۲۰) ۴۷۹ — حضرت فاطمہ زہراؑ کے اشعار۔

فصل (۲۱) ۴۸۲ حضرت علیؑ کی نصرت اور امامت سے دفاع میں حضرت فاطمہ زہراؑ کے بیانات۔

فصل (۲۲) ۴۸۹ باغ فدک کے بارے میں حضرت فاطمہ زہراؑ کا تاریخی خطبہ۔

فصل (۲۳) ۵۲۵ خطبہ فدک کے اسناد و مدارک اور مصادر۔

فصل (۲۴) ۵۴۷ خطبہ کی شان میں مشہور و معروف اور بڑے پایہ کے علمائ کے اقوال اور بیانات۔

فصل (۲۵) ۵۵۱ خطبہ غرّاء کا موضوع

فصل (۲۶) خطبہ غرّاء کا مقصد

فصل (۲۷) ۶۸۷ حضرت فاطمہ زہراؑ کی مدینہ رسول کی طرف ہجرت۔

فصل (۲۸) ۶۹۳ اللہ تعالیٰ کے حکم سے حضرت فاطمہ زہراؑ کی حضرت علیؑ کے ساتھ شادی خانہ آبادی۔

فصل (۲۹) ۷۳۲ حضرت فاطمہ زہراؑ کا حسنِ اخلاق اور حضرت علیؑ کے ساتھ اپنی زندگی بسر کرنا۔

فصل (۳۰) ۷۳۶ حضرت فاطمہ زہراؑ کے اموال اور صدقات

فصل (۳۱) ۷۴۳ حضرت فاطمہ زہراؑ کی مظلومیت مصائب اور فریاد۔

فصل (۳۲) ۸۶۸ حضرت رسول خداؐ کی رحلت کے بعد حضرت فاطمہ زہراؑ کی حیات طیبہ

فصل (۳۳) ۸۷۵ حضرت فاطمہ زہراؑ کی شہادت اور آنحضرتؑ

کا سپرد زمین کیا جانا۔

فصل (۳۴) ۹۱۶ حضرت فاطمہ زہراؑ پر درود و سلام اور آں حضرت کی زیارت اور اس کا ثواب۔

فصل (۳۵) ۹۲۴ بارگاہِ الٰہی میں قیامت کے روز حضرت فاطمہ زہراؑ کی عظمت اور شان

فصل (۳۶) ۹۴۹ حضرت فاطمہ زہراؑ کی اولاد پاک طاہرین اور معصومین پر درود و سلام۔

فصل (۳۷) ۹۷۷ حضرت فاطمہ زہراؑ کے خدمت گزار اور کنیزیں

فصل (۳۸) ۹ ۴ حضرت فاطمہ زہراؑ کی شان میں شعرا کا خراج عقیدت۔